بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

مجلّہ فقہ اسلامی کے ایک معزز قاری نے لکھا ہے کہ ایک ممتاز عالم دین ومفکر ومدبر نے کفار واہل کتاب کی مجلس میں کہا ہے کہ ہم تو تمہارا تہوار کرسمس بھی مناتے ہیں اوراس کے منانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے، تو کیا فی زمانہ اہل کتاب، یہودو ہنود کو خوش کرنے اور یہ باور کرانے کے لئے کہ اسلام میں بڑی رواداری ہے کفار ومشرکین اور یہودونصاریٰ کے تہوار منانا یا ان کے ساتھ ان کی تقریبات میں شریک ہوجانا بربنائے مصلحت جائز اور مستحسن ہے؟

معزز قارئین اللہ رب العزت کا فرمان عالی شان ہے کہ **ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان**، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو، پھر دوسری جگہ مذکور ہے **واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین**......کہ اگر شیطان کسی طرح بہکا کر تمہیں ان کے ساتھ بٹھا دے تو پھر یاد آنے پر ان ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو............

کفار ومشرکین کی طرف میلان رکھنا اور یہ خیال کرنا کہ ہمارے اس طرز عمل سے وہ قتل مسلم اور دہشت گردی سے باز آجائیں گے جبکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ کبھی باز نہیں آئیں گے **حتی تتبع ملتھم**............اور **ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار**......ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ تمہیں دوزخ جانا ہوگا............اور حدیث شریف میں ہے، **من سود مع قوم فھو منھم وفی لفظ من کثر سواد قوم فھو منھم** ......یعنی جو کسی قوم کی جماعت میں شریک ہوکر ان کی شان بڑھائے وہ انہیں میں شمار کیا جائے......

کفار ومشرکین بشمول یہودونصاریٰ کے کسی کام کو اچھا خیال کرنا اس کی تعریف کرنا خود اس میں شرکت کرنا یا شرکت کو مستحسن سمجھنا یا خود ان کے کسی ایسے عمل کو اختیار کرنا، کفر ہے......جیسا کہ شرح الاشباہ والنظائر میں مذکور ہے کہ **من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ**......یعنی جس کسی نے کفار کے کسی فعل کو اچھا خیال کیا تو وہ باتفاق مشائخ کافر

☆ الغرم بالغنم ☆ خسارہ نفع کے ساتھ ساتھ ہی ہوتا ہے ☆

ہوگیا.........اب جو مسلم شخص یہ کہے کہ فلاں مذہب کا فلاں تہوار جیسے کرسمس ، ہولی ، دیوالی ، ایسٹر وغیرہ منانے میں ہم تو کوئی عار محسوس نہیں کرتے تو گویا وہ اعمال کفر وشرک کی مجالس منعقد کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے ،تو عنداللہ جواب دہ ہوں گے ......کہ مجالس کفر وشرک جن میں شرکیہ اعمال کئے جائیں ، جن میں اعلانیہ شراب نوشی ہو، بن میں بھجن گائے جائیں ، اشعار پڑھے جائیں ، محرف تورات وانجیل پڑھی جائے ، تحریف شدہ بائیبل کی آیات یا اشلوک پڑھے جائیں تو ایسی مجالس سے اجتناب لازم اوران میں شرکت موجب گناہ ......اور جب نیت محض یہ ثابت کرنے کی ہو کہ ہم شرکیہ اعمال ، محرف تورات وانجیل اور اشلوک برداشت کرنے کی بے غیرتی و ہمت (رواداری) کا جذبہ رکھتے ہیں تو پھر مزید گناہ بدرجہ کفر ہوگا......اسی لئے الاشباہ والنظائر کی شرح میں ہے کہ **من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ** ......یعنی جس کسی نے کفار کے کسی فعل کو اچھا خیال کیا تو وہ بہ تفاق مشائخ کافر ہوگیا...... ہاں البتہ کفار کے کسی ایسے مجمع سے خطاب کرنا جو منعقد تو اعمال کفر وشر کے لئے ہوا ہو مگر دعوت دین پیش کرنے کا اچھا موقع فراہم کر رہا ہو اور شرکت میں نیت بھی دعوت دین حق پیش کرنے کی ہو اور ایسا کرنے کا موقع بھی ہو اور کوئی جرات کر کے موقع سے فائدہ اٹھالے اور دعوت دین برملا پیش کردے تو یہ کار خیر شمار ہوگا......جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا عکاظ کے میلے میں جانا اور دعوت دین پیش کرنا ثابت ہے......ہم اس پر مزید گفتگو اہل علم کے لئے چھوڑتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اس پر اہل علم کی تحقیقات اشاعت کے لئے جلد ہمیں موصول ہوں گی......

اعتذار و وضاحت

مجلّہ فقہ اسلامی کے شمارہ اپریل ۲۰۱۱ میں معروف محقق و کاتب ومترجم جناب خان محمد چاولہ صاحب کا ترجمہ کردہ ایک مضمون بعنوان (المحلی ......فقہ ظاہری) شائع ہوا جو دراصل تراجم امہات الکتب کے ذیل میں معروف فقیہ ابن حزم الاندلسی کی فقہ حنبلی میں شہرہ آفاق کتاب المحلی کے ایک حصہ کا ترجمہ ہے ....اور اس ترجمہ شدہ مضمون میں جن فقہی آراء وخیالات کا آپ نے مطالعہ فرمایا یہ ابن حزم کی آراء وخیالات ہیں نہ کہ مترجم جناب خان محمد صاحب چاولہ کی آراء ومواقف ....مگر چونکہ ہمارے ساتھیوں کی بے احتیاطی کے باعث مضمون کی شہ سرخی کے نیچے حضرت